



وَإِذْ قَالَ

رَبُّكَ

لِلْمَلٰٓئِكَةِ

إِنِّىْ جَاعِلٌ

فِى الْاَرْضِ

خَلِیْفَةً

اور جب فرمایا	تیرے رب نے	فرشتوں سے	(کہ) بیشک میں بنانے والا ہوں	زمین میں	ایک خلیفہ،
---------------	------------	-----------	------------------------------	----------	------------

قَالُوْا

اَتَجْعَلُ

فِیْهَا

مَنْ یُّفْسِدُ

فِیْهَا

وَيَسْفِكُ

انہوں نے کہا:	کیا تو بناتا ہے	اس (زمین) میں	اسے جو فساد کرے گا	اس میں	اور بہائے گا
---------------	-----------------	---------------	--------------------	--------	--------------

وَنُقَدِّسُ لَّكَ

بِحَمْدِكَ

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ

الدِّمَاءِ

خون،	اور ہم تسبیح کرتے ہیں	تیری تعریف کے ساتھ	اور ہم پاکی بیان کرتے ہیں تیری،
------	-----------------------	--------------------	---------------------------------

قَالَ

مَا

إِنِّىْ أَعْلَمُ

لَا تَعْلَمُونَ

(30)

فرمایا:	بیشک میں جانتا ہوں	جو کچھ	تم نہیں جانتے۔
---------	--------------------	--------	----------------

مختصر شرح

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ...: اللہ نے فرمایا کہ وہ آدم علیہ السلام کو زمین پر خلیفہ بنائے گا۔ ہم زمین پر اس وجہ سے نہیں ہیں کہ آدم علیہ السلام نے کوئی پھل کھالیا تھا؛ بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص حکمت کے تحت ہیں۔

إِنِّىْ جَاعِلٌ...: خلیفہ کے دو معنی ہوتے ہیں: (1) جو اللہ کے احکامات کو نافذ کرتا ہے۔ (2) جو کسی کے بعد ذمہ دار بن کر آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو سوال کرنے کا موقع عنایت کیا اور ان پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ سبحان اللہ! اگر کوئی ہم سے کچھ پوچھے یا سوال کرے اور ہمیں اس کا جواب معلوم ہو تو ہمیں جواب دینا چاہیے۔

قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا...: فرشتے اس بات پر حیران تھے کہ انسان خون بہائے گا، اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی زمین میں! یہی وجہ تھی کہ انہوں نے انسانوں کی تخلیق کے پیچھے چھپی حکمت کو جاننے کے لیے سوال کیا، نہ کہ اعتراض کرنے کے لیے۔

حدیث: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا کلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے یا بندوں کے لیے چنا ہے: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ (مسلم: 2731)۔ تسبیح اور حمد، بہترین ذکر ہیں۔ تسبیح اس بات کا اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام نقائص سے پاک ہے۔ اس کے کام میں یا اس کے کلام میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اور حمد اس بات کا اعلان کہ اللہ تعالیٰ تمام اچھی صفات اور خوبیوں کا مالک ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہاں دنیا میں جگہ جگہ خون خرابے ہو رہے ہیں تو اللہ کیا کر رہا ہے؟ اس بات کو دلیل بنا کر وہ مذہب ہی کا انکار کر بیٹھتے ہیں۔ ذرا اس بات کو سوچیں کہ زمین میں فساد اور خون خرابے کے بارے میں تو فرشتوں نے پہلے ہی پوچھا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ زمین پر خون خرابہ نہیں ہوگا، بلکہ یہ فرمایا تھا کہ میں جو جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔

﴿ اِنِّیْ اَعْلَمُ...: اس دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے پیچھے چھپی حکمت کو ہم نہ جانتے ہیں اور نہ ہی سمجھ سکتے ہیں، جبکہ اللہ بہتر جانتا ہے اور وہ ہر چیز سے ہر اعتبار سے باخبر ہے۔ وہ زمین پر ہونے والے ہر اچھے اور برے کاموں سے خوب واقف ہے۔

اسباق، دعا اور پلان ﴿ ان آیات سے کئی اسباق، دعائیں اور پلان بنائے جاسکتے ہیں۔ نیچے بطور مثال صرف چند کا ذکر ہے۔

﴿ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ آدم کو زمین پر اپنا خلیفہ بنائے گا۔

﴿ فرشتوں کے سوال پر اللہ تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔

﴿ اللہ تعالیٰ کو پہلے ہی سے علم تھا کہ زمین پر خون خرابہ ہو گا۔

﴿ اللہ تعالیٰ ہر چیز جانتا ہے، اسے معلوم ہے کہ زمین پر کون سے اچھے کام کیے جائیں گے اور کون سے خراب کام۔

دعا: اے اللہ! ہمیں بگاڑ اور فساد پھیلانے سے بچا، ہمیں زمین پر امن و سلامتی پھیلانے کی توفیق دے اور ہمیں تیری حمد و تسبیح بیان کرنے کی توفیق دے!

پلان: ان شاء اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی خوب تسبیح اور حمد کروں گا۔ میں اچھائیوں اور امن و سلامتی کو پھیلانے کے لیے ایک فعال سماجی کارکن (یعنی آس پاس کے عام لوگوں کی خدمت کرنے والا) بننے کی کوشش کروں گا اور انسانوں کی خدمت کروں گا، چاہے وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔

اسماء اور افعال ﴿ اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

أَسْمَاءُ (واحد، جمع): مَلِكٌ - مَلَائِكَةٌ، خَلِيفَةٌ - خَلَائِفٌ، دَمٌ - دِمَاءٌ +

أَفْعَالٌ: افعال کی چھ چابیاں دی گئی ہیں۔ ان کی اچھی طرح سے مشق کیجیے۔

کوڈ	مادہ	تکرار	فعل ماضٍ	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام
ف	ج ع ل	346	جَعَلَ	يَجْعَلُ	اجْعَلْ	جَاعِلٌ	مَجْعُولٌ	جَعْل
ض	س ف ك	2	سَفَكَ	يَسْفِكُ	اسْفِكْ	سَافِكٌ	مَسْفُوكٌ	سَفْك
س	ع ل م	518	عَلِمَ	يَعْلَمُ	اعْلَمْ	عَالِمٌ	مَعْلُومٌ	عِلْم
قا	ق و ل	1715	قَالَ	يَقُولُ	قُلْ	قَائِلٌ	مَقُولٌ	قَوْل



وَعَلَّمَ	اَدَمَ	الْأَسْمَاءَ	كُلَّهَا	ثُمَّ عَرَضَهُمْ	عَلَى الْمَلَائِكَةِ
اور اُس نے سکھائے	آدم کو	نام	سب کے سب	پھر پیش کیا ان کو	فرشتوں پر،
فَقَالَ	أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ	هَؤُلَاءِ	إِنْ كُنْتُمْ	صَادِقِينَ	31
پھر فرمایا:	بتاؤ مجھے	نام	ان سب کے	اگر تم ہو	سچے۔
قَالُوا	سُبْحَنَكَ لَا عِلْمَ	لَنَا إِلَّا	مَا عَلَّمْتَنَا	إِنَّكَ أَنْتَ	
انہوں نے کہا	پاک ہے تو،	نہیں کوئی علم	ہمیں	مگر	جتنا تو نے سکھایا ہے ہمیں
الْعَلِيمُ	الْحَكِيمُ	32	قَالَ	يَا أَدَمُ	أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ
جاننے والا	حکمت والا ہے۔	فرمایا:	اے آدم!	بتادے ان کو	نام ان کے
أَنْبَأَهُمْ	بِأَسْمَائِهِمْ	قَالَ	أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ	إِنِّي أَعْلَمُ	
اُس نے بتائے ان کو	اُن کے نام	(تو) فرمایا:	کیا میں نے نہیں کہا تھا تم سے	(کہ) بیشک میں جانتا ہوں	
غَيْبِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ	وَأَعْلَمُ	مَا تُبْدُونَ	وَمَا	كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ	33
چھپی ہوئی چیزیں آسمانوں اور زمین کی	اور میں جانتا ہوں	جو تم ظاہر کرتے ہو	اور جو	تم چھپاتے تھے۔	

مختصر شرح

- وَعَلَّمَ اَدَمَ...: یہاں ناموں سے تمام چیزوں کے نام مراد ہو سکتے ہیں چاہے وہ چھوٹی چیزیں ہوں یا بڑی، جیسے چاند، سورج، ستارے، درخت، پھل یا مختلف چیزیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے والد حضرت آدمؑ کو خصوصی حیثیت بخشی اور پھر انہیں علم سے نوازا۔ درحقیقت اس میں ہم انسانوں کے لیے ایک بڑا اعزاز ہے کیونکہ آدم علیہ السلام ہمارے باپ ہیں۔ لہذا اللہ کا شکر کرتے ہوئے ہمیں صرف اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔
- قَالُوا سُبْحَنَكَ...: اگر ہمیں کوئی چیز کا علم نہ ہو تو فرشتوں کی مثال اپنے سامنے رکھیں اور ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہیں۔ ہمارا علم بہت محدود ہے اور ہم اس دنیا میں ہر چیز کے پیچھے پوشیدہ حکمت کو نہیں جانتے ہیں، جیسے زلزلے، موت، بیماری وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف ہر چیز کو جانتا ہے بلکہ زمین و آسمان کے ہر راز اور حکمت کو بھی جانتا ہے۔
- يَا أَدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ...: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے سامنے آدمؑ کا تعارف ان کے بہترین وصف یعنی علم کے ذریعہ کرایا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے پاس سیکھنے کی صلاحیت ہے، تو ”رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا“ کے ذریعہ دعا مانگیے اور اپنی صلاحیت کے لحاظ سے خوب علم حاصل کیجیے۔

﴿ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ...: اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ واضح فرمادیا کہ حضرت آدمؑ فرشتوں سے زیادہ جانتے ہیں بلکہ انہیں حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم بھی دیا۔

﴿ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عزت بخشی ہے اس کے لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور ہمیں سیکھنے کی جو صلاحیت دی گئی ہے اسے قرآن و حدیث اور دوسری مفید چیزوں کے سیکھنے میں استعمال کرنی چاہیے۔

﴿ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ...: بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ کا اشارہ ابلیس کی جانب ہے جو اپنے حسد اور تکبر کو چھپا رہا تھا۔ درحقیقت یہ ابلیس کے لیے ایک تنبیہ تھی لیکن پھر بھی وہ نامراد رہا جیسا کہ اگلی آیات میں آپ پڑھیں گے۔ ایک اور قول یہ ہے کہ فرشتوں نے صرف انسانوں کے خون بہانے کے پہلو کو ذکر کیا اور انسانوں میں اچھے لوگوں کے پائے جانے کے امکانات کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔

اسباق، دعا اور پلان ان آیات سے کئی اسباق، دعائیں اور پلان بنائے جاسکتے ہیں۔ نیچے بطور مثال صرف چند کا ذکر ہے۔

- ﴿ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو نام سکھائے۔
- ﴿ اگر کوئی بات معلوم نہ ہو تو ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہہ سکتے ہیں۔
- ﴿ فرشتے سمجھ گئے کہ انسانوں کے پاس علم رہے گا جس کی وجہ سے وہ دوسرے کام بھی کر سکتے ہیں۔
- ﴿ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا غیب جانتا ہے۔

دعا: اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما، اخلاص کے ساتھ تیری عبادت کرنے میں میری مدد فرما اور اس بات کو یاد رکھنے میں میری مدد فرما کہ ہر چیز کے اور ہر واقعہ کے پیچھے تیری حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔

پلان: ان شاء اللہ! میں ہمیشہ تواضع اختیار کروں گا اور جو چیز مجھے نہ آتی ہو اسے سیکھنے کے لیے تیار رہوں گا۔

اسماء اور افعال اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

أَسْمَاء (واحد، جمع): اِسْم - أَسْمَاءُ⁺، مَلَك - مَلَائِكَةٌ⁺، غَيْب - غُيُوبٌ⁺، سَمَاء - سَمَاوَاتٌ⁺، أَرْض - أَرْضِي⁺

أَفْعَال: افعال کی چھ چابیاں دی گئی ہیں۔ ان کی اچھی طرح سے مشق کیجیے۔

کوڈ	مادہ	تکرار	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام
ضد	ع ر ض	13	عَرَضَ	يَعْرِضُ	اِعْرِضْ	عَارِضٌ	مَعْرُوضٌ	عَرَض
ن	ص د ق	89	صَدَقَ	يَصْدُقُ	اُصْدِقْ	صَادِقٌ	مَصْدُوقٌ	صِدْق
ن	ك ت م	21	كَتَمَ	يَكْتُمُ	اُكْتُمْ	كَاتِمٌ	مَكْتُومٌ	كِتْمَان
زا	غ ي ب	53	غَابَ	يَغِيبُ	غِبْ	غَائِبٌ	—	غَيْب



وَإِذْ قُلْنَا	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْا	اِلَّاۤ اِبٰلِیْسَ	اَبٰی
اور جب ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو آدم کو	پس انہوں نے سجدہ کیا	سوائے ابلیس کے،	اُس نے انکار کیا
وَاسْتَكْبَرَ	وَكَانَ	مِّنَ الْکٰفِرِیْنَ	۳۴	وَقُلْنَا	یٰۤاٰدَمُ
اور تکبر کیا	اور وہ ہو گیا	کافروں میں سے۔	اور ہم نے کہا	اے آدم!	رہو تم
وَزَوْجُكَ	الْجَنَّةَ	وَكُلَا مِنْهَا	رَعْدًا	حَيْثُ شِئْتُمَا	ص
اور تمہاری بیوی	جنت میں	اور کھاؤ تم دونوں اُس میں سے	بافراغت	جہاں سے تم دونوں چاہو،	
وَلَا تَقْرَبَا	هٰذِهِ الشَّجَرَةَ	فَتَكُوْنَا	مِنَ الظَّالِمِیْنَ	۳۵	
اور تم دونوں قریب نہ جاؤ	اس درخت کے	ورنہ ہو جاؤ گے تم دونوں	ظالموں میں سے		

مختصر شرح

﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ...﴾: سجدہ صرف اللہ کے لیے ہے، یہاں جس سجدہ کا ذکر ہے وہ آدم علیہ السلام کی تعظیم کے لیے تھا نہ کی ان کی عبادت کے طور پر۔ فرشتوں نے اللہ کے حکم کی اطاعت کی تو گویا انہوں نے اللہ کے حکم کو مان کر اللہ کی عبادت کی نہ کہ آدم علیہ السلام کی۔

﴿اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ...﴾: ہمارے والد حضرت آدم علیہ السلام کا کتنا بڑا اکرام ہے! تصور کریں کہ کیا ہی خوبصورت منظر رہا ہو گا جب سارے فرشتے آدم علیہ السلام کو سجدہ کر رہے تھے۔ کیا ہمارے باپ کے اس اعزاز و اکرام کے لیے ہمیں اللہ کا شکر ادا نہیں کرنا چاہیے؟

﴿اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ...﴾: شیطان نے انکار کیا اور تکبر کیا۔ کیوں؟ اس لیے کہ شیطان نے آدم علیہ السلام سے حسد کیا۔ اور پھر جب اس سے سجدہ نہ کرنے کی وجہ پوچھی گئی تو یہ نہیں کہا کہ سجدہ کا حکم تو فرشتوں کو دیا گیا تھا اور میں تو فرشتہ نہیں ہوں۔ بلکہ اس نے کہا کہ میں اُس (آدم) سے بہتر ہوں۔ یعنی یہ کہ اس نے تکبر و سرکشی کا اظہار کیا اور نافرمانوں میں سے ہو گیا۔

﴿وَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ...﴾: اللہ تعالیٰ نے ہمارے والد آدم اور ماں حوا علیہما السلام کو یہ اعزاز عطا کیا کہ انہیں جنت میں رکھا اور ان کے آرام کی ساری سہولتیں انہیں عطا کیں۔ آدم علیہ السلام کو تو زمین میں خلیفہ بنانے کے لیے پیدا کیا گیا تھا، لیکن تربیت اور آزمائش کی غرض سے ابتدائی طور پر انہیں جنت میں رکھا گیا۔ اس میں حضرت آدم کے لیے اور تمام انسانوں کے لیے یہ اشارہ تھا کہ ان کا اصل ٹھکانہ جنت ہے، اس لیے شیطان کی پیروی کر کے اپنے اس ٹھکانے کو ضائع مت کر دو۔

﴿وَلَا تَقْرَبَا...﴾: درخت کے قریب نہ جاؤ، یعنی کھانا تو دور کی بات ہے تم اس کے قریب بھی مت جاؤ۔

جنت میں صرف ایک ہی درخت تھا جس سے روکا گیا تھا۔ آج ہمارے لیے میڈیا، انٹرنیٹ، ٹی وی، میگزین، گناہوں کا ماحول وغیرہ جیسے بہت سے ایسے درخت ہیں جن کے قریب جانے سے ”روکا گیا“ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ برائیوں سے دور رہنے میں ہماری مدد فرمائے۔ آمین

اسباق، دعا اور پلان ان آیات سے کئی اسباق، دعائیں اور پلان بنائے جاسکتے ہیں۔ نیچے بطور مثال صرف چند کا ذکر ہے۔

- ﴿ حضرت آدمؑ کے اعزاز و اکرام کا بیان ہے کہ اللہ نے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا۔
- ﴿ تکبر اور حسد شیطانی صفات ہیں۔
- ﴿ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کفر کرنے کی طرف اور اپنے آپ پر ظلم کرنے کی طرف لے جاتی ہے۔
- ﴿ گناہ کی جگہوں کے قریب بھی مت جاؤ!

دعا: اے اللہ! جنت کو میری آخری منزل بنا دے اور مجھے ہر قسم کی برائی سے بچنے کی توفیق دے!
پلان: ان شاء اللہ! میں بُری چیزوں اور بُری جگہوں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔

اسماء اور افعال اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

أَسْمَاءُ (واحد، جمع): زَوْج - أَزْوَاجُ، جَنَّة - جَنَّاتُ، شَجَرَةٌ - أَشْجَارُ
 أَفْعَالُ: افعال کی چھ چابیاں دی گئی ہیں۔ ان کی اچھی طرح سے مشق کیجیے۔

کوڈ	مادہ	تکرار	فعل ماضٍ	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام
ن	س ج د	64	سَجَدَ	يَسْجُدُ	اُسْجُدْ	سَاجِدٌ	مَسْجُودٌ	سُجُود
ن	س ك ن	17	سَكَنَ	يَسْكُنُ	اُسْكُنْ	سَاكِنٌ	—	سَكَن
س	ق ر ب	37	قَرَبَ	يَقْرُبُ	اِقْرَبْ	قَرِيبٌ	مَقْرُوبٌ	قُرْب
ض	ظ ل م	266	ظَلَمَ	يَظْلِمُ	اِظْلِمْ	ظَالِمٌ	مَظْلُومٌ	ظُلْم
س	أ ب ي	13	أَبَى	يَأْبَى	إِيبْ	آبٍ	—	إِبَاء
ن	أ ك ل	101	أَكَلَ	يَأْكُلُ	كُلْ	اِكِلْ	مَاكُولٌ	أَكْل
خا	ش ي ء	236	شَاءَ	يَشَاءُ	شَأْ	شَاءٍ	مَشِيءٌ	مَشِيئَةٌ



فَارْزَلَهُمَا الشَّيْطَانُ

عَنْهَا

فَاخْرَجَهُمَا

مِمَّا

كَانَا فِيهِ

پھر پھسلا دیا اُن دونوں کو شیطان نے	اُس سے	پس نکال دیا اُن دونوں کو	اُس سے جو	وہ دونوں تھے اس میں
-------------------------------------	--------	--------------------------	-----------	---------------------

وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ

اور ہم نے کہا	تم سب اتر جاؤ	تم میں سے بعض	بعض کے	دشمن ہیں	اور تمہارے لیے	زمین میں
---------------	---------------	---------------	--------	----------	----------------	----------

مُسْتَقَرًّا وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ 36 فَتَلَقَىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ

ٹھکانہ	اور سامان (زندگی) ہے	ایک وقت تک۔	پھر سیکھ لیے	آدم نے	اپنے رب سے
--------	----------------------	-------------	--------------	--------	------------

كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ 37 إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ 37

کچھ کلمات	تو توبہ قبول کی اُس (اللہ) نے اس کی،	بیشک وہی ہے	توبہ قبول کرنے والا	رحم کرنے والا۔
-----------	--------------------------------------	-------------	---------------------	----------------

مختصر شرح

فَارْزَلَهُمَا الشَّيْطَانُ... : لوگوں کو بہکانے اور پھسلانے کے معاملہ میں شیطان سے زیادہ چالاک کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس بات کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ جنت میں رہتے ہوئے شیطان نے حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو پھسلا دیا۔ کیا کوئی حضرت آدم علیہ السلام سے زیادہ سمجھدار ہو سکتا ہے؟

ہمیشہ شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کیجیے اور اس کی چالوں سے خبردار رہیے۔ وہ ہمیں آہستہ آہستہ برائی کی طرف لے جاتا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو پھسلانے میں بھی اسے کافی وقت لگا ہو، کئی سال لگے ہوں۔

شیطان ہمارا سب سے بڑا، سب سے بدترین، بہت خطرناک اور تجربہ کار دشمن ہے؛ اس لیے خود کی ذہانت پر یا اپنے پلان پر یا پھر اپنی عبادتوں پر بھروسہ نہ کیجیے۔ اس کا سب سے اہم اور مؤثر حل یہ ہے کہ اللہ سے حفاظت کی بھیک مانگی جائے اس لیے کہ صرف اللہ ہی ہمیں شیطان کے جال سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

فَتَلَقَىٰ آدَمُ... : اللہ کی رحمت کا اندازہ لگائیے کہ خود اللہ نے آدم علیہ السلام کو توبہ کا طریقہ بھی سکھایا۔

اس سے پہلے آپ نے پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ”أَسْمَاءُ“ سکھائے، یہاں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو ”كَلِمَاتٍ“ سکھائے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزیں سکھائی۔ کیا ہم بھی سیکھنے کے لیے تیار ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ سکھانے کے لیے تیار ہیں!

إِنَّهُ هُوَ... : جب بھی ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کا تذکرہ سنیں (چاہے وہ کوئی بھی صفت ہو) تو فوراً اس صفت کے لحاظ سے دعا کریں۔ یہاں اللہ ہمیں بتا رہا ہے کہ اُس نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی، اور یہ فرمایا کہ وہ خوب توبہ قبول کرنے والا ہے تو ہمیں بھی فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرنا چاہیے تاکہ وہ ہماری بھی توبہ قبول فرمائے۔

اسباق، دعا اور پلان ﴿﴾ ان آیات سے کئی اسباق، دعائیں اور پلان بنائے جاسکتے ہیں۔ نیچے بطور مثال صرف چند کا ذکر ہے۔

﴿ ہمیشہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگیے اور اس کی چالوں سے خبردار رہیے۔

﴿ شیطان ہمارا سب سے بڑا، بدترین، بہت خطرناک اور تجربہ کار دشمن ہے۔

﴿ زندگی بہت مختصر ہے؛ شیطان کی پیروی کر کے اسے برباد مت کیجیے۔

﴿ جب بھی کوئی غلطی ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیے۔

دعا: اے اللہ! میں ہمیشہ تیری پناہ چاہتا ہوں تاکہ شیطان مجھے پھسلانہ دے۔

پلان: ان شاء اللہ! میں کبھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھوں گا تاکہ شیطان مجھے پھسلانہ دے۔

اسماء اور افعال ﴿﴾ اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

أَسْمَاء (واحد، جمع): شَيْطَان - شَيْطَانِينَ +، عَدُوٌّ - أَعْدَاءُ +، مَتَاعٌ - أُمْتَعَةٌ +، كَلِمَةٌ - كَلِمَاتٌ +

أَفْعَال: افعال کی چھ چابیاں دی گئی ہیں۔ ان کی اچھی طرح سے مشق کیجیے۔

کوڈ	مادہ	تکرار	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام
ضد	ه ب ط	8	هَبَطَ	يَهْبِطُ	اهْبِطْ	هَابِطٌ	مَهْبُوطٌ	هَبُوطٌ
قا	ت و ب	72	تَابَ	يَتُوبُ	تُبْ	تَائِبٌ	مَتُوبٌ إِلَيْهِ	تَوْبَةٌ

عربی گرامر اور عربی بول چال